بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محدث

دہلی

جلد ۲	ماہ جون سنہ ۱۹۳۴ء مطابق ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۵۳ھ	نمبر ۲

MUSLIM UNIVERSITY
کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

مناسبات

سعودی فتوحات

حضرت الامام سلطان ابن سعود خلد اللہ ملکہ نجد و حجاز کے مطلق العنان فرماں روا ہیں جنہوں نے تقریباً ۱۲-۱۳ سال سے ارض مقدس حرمین شریفین پر قبضہ کرنے کے بعد عدل وانصاف، رعایا پروری اور حسن انتظام کی وہ بہترین مثال پیش کی ہے کہ بلا مبالغہ عرب میں عہد خلفائے راشدین کا نمونہ نظر آرہا ہے۔

سلطان موصوف کے علاوہ عرب میں ایک اور بڑی طاقت والیٔ یمن امام یحییٰ کی سمجھی جاتی تھی۔ حق تو یہ تھا کہ یہ دونوں طاقتیں استحکام عرب اور داخلی انتظامات کو ترقی پذیر بنانے کیلئے بغیر کسی جنگ وجدال کے اتحادی کوششیں کرتیں۔ لیکن افسوس دونوں حکومتوں کی باہمی آویزش آج کل زور پہ آگئی ہے اور باہم جنگ وجدال کا بازار گرم ہے۔ اس سعودی یمنی جنگ میں اقدام وزیادتی سراسر امام یحییٰ والیٔ یمن کی طرف سے ہے، امام یحییٰ بذات خود بہترین انسان ہیں۔ لیکن آخر عمر میں آکر انہوں نے تدبر کے خلاف امور حکومت کے تمام اختیارات اپنے ولیعہد سیف الاسلام احمد جیسے نوجوان ونا تجربہ کار کے سپرد کردیئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ احمد سلطان کی طاقت کا غلط اندازہ لگاتے ہوئے اپنی قوت پر مغرور ہوکر باوجود عالم اسلام کے منع کرنے اور سلطان ابن سعود کے صبر وتحمل کے اقدام وزیادتی پر تیار ہوگیا۔ سلطان جنگ سے قطعی بیزار تھے وہ ہرگز نہ چاہتے تھے کہ عربوں کا خون اور ان کی مالی وسیاسی طاقتیں باہم یوں ضائع کی جائیں جیسا کہ ان کے تمام اطلاعی وجوابی بیانات سے ظاہر ہے۔

جب سیف الاسلام احمد ولیعہد یمن نے ایک بڑی فوج لیکر مقبوضات سعودی پر حملے کردیئے۔ تو مجبوراً سلطان نے

امتحان سہ ماہی

دار الحدیث رحمانیہ کا سہ ماہی امتحان ۱۷ر محرم کو شروع ہوکر ۲۰ر کو بہ اطمینان ختم ہوگیا۔ ۲۱ر ۲۲ر کو چھٹی رہی جس میں ۲۲ر کو ایک خصوصی دعوت کے ساتھ بہترین جشن تفریح منایا گیا۔ ماشاء اللہ امسال،

اس کے حملوں کو روکنے کیلئے خلاف طبع حرکت شروع کی اور اپنے ولیعہد امیر سعود سلمہ کی سپہ سالاری میں ایک لشکر جرار بھیجا۔ قطع نظر اس سے کہ ان دونوں حکومتوں میں مادی طاقتیں کس کی بڑھی ہوئی تھیں ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ سلطان ابن سعود اور ان کا لشکر قطعی حق پرست اور ان کی روحانی قوتیں اپنے مخالف سے بہت زیادہ بڑھی ہوئی ہیں موحد جماعت کو چونکہ ہر معاملہ میں خدا پر توکل ہوتا ہے۔ چنانچہ عساکر سعودیہ خدا کا نام لیکر نکلے اور ایسی نمایاں کامیابیاں حاصل کیں کہ دنیا محو حیرت ہے۔ امیر سعود، امیر فیصل اور امیر خالد بن محمد، سلطان ابن سعود کیطرف سے اسلامی اصول کے ساتھ اپنی فوجیں لیکر اس طرح بڑھے کہ تمام علاقوں سے یمنی فوجیں بھاگنے لگیں۔

رمضان کے بعد سے سعودی فوجوں نے مدافعت شروع کی ہے سب سے پہلے امیر سعود نے نجران کے ان علاقوں کو جنہیں رمضان میں یمنی فوجوں نے قبضہ کر لیا تھا واپس لیلیا اس کے بعد خدائی امداد شامل حال ہوئی اور یکے بعد دیگرے دھڑا دھڑ فتوحات شروع ہوگئیں سچ ہے وما النصر الا من عند اللہ مدد اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔

۶ محرم کا ام القریٰ میرے پیش نظر ہے جس سے مفصل معلوم ہوتا ہے کہ سعودی فوجوں نے آناً فاناً بلاد نجران، باقم، حروان، صعدہ نقعہ، وادی نشور، علار، حدد، وغیرہ اور تمام وادی سردہ تہامہ جو یمنی مقبوضات تھے فتح کر لئے یمنی فوجیں ان مقامات اور سامان جنگ وغیرہ کو چھوڑ کر برابر پیچھے ہٹتی رہیں۔ اسکے بعد یکم محرم سے وہ فتوحات شروع ہوئیں جن سے تمام دنیا دنگ ہے سعودی فوجیں فاتح و منصور خدا کے فضل سے مرکز یمن کی طرف برابر بڑھتی گئیں یہاں تک کہ یمن کے مشہور مقام میدی، الزہرہ ابن عباس وغیرہ پر فتح حاصل کی۔ جہاں بہت لوگ گرفتار ہوئے اور مال غنیمت بھی خوب ہاتھ آیا۔ اس اثنا میں کچھ صلح کی گفت و شنید شروع ہوئی مگر چونکہ امام یحییٰ نے سلطان کی شرائط نہ منظور کیں اسلئے جنگ برابر جاری رہی اسکے بعد اس دوران میں امام یحییٰ کی وفات کی غلط خبر مشہور ہوئی جسکی فوراً ہی تردید شائع ہوگئی اسوقت تک جبکہ (۲۳ محرم) میں یہ سطور حوالہ قلم کر رہا ہوں سلطان ابن سعود کا یمن کی مشہور و مستحکم بندرگاہ حدیدہ پر کامل قبضہ ہو چکا ہے، سلطانی افواج ساحل بحر احمر تک پہنچ گئی ہیں۔ غرض یمن کے تمام مقامات سعودی فتوحات میں داخل ہو چکے ہیں اور یمن کی کثیر آبادی امام یحییٰ سے زیادہ سلطان سے خوش ہے اب صرف یمن کا مرکزی مقام دار الحکومت صنعا کی فتح باقی ہے جس کے بعد سلطان ابن سعود اپنے لئے یمن کی حکومت کا صریح اعلان فرما دینگے۔ تازہ خبر مشہور ہے کہ سلطان کے لائق صاحبزادے امیر فیصل اپنی پیش قدمی برابر جاری رکھیں گے اور صنعا پر مکمل قبضہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ حق پرستوں کی حمایت اور اہل حق کی امداد کرتا ہے اور کریگا۔ سلطان ابن سعود کی یہ فتوحات محض انکی توحید و خلوص کی وجہ سے تائید الٰہی کا اعلیٰ نمونہ ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ان فتوحات سے عالم اسلام خوش ہے اور سلطان کو مبارکبادی کے تار بھیجے جا رہے ہیں ہم سلطان کی خدمت میں جذبات تبریک پیش کرتے ہوئے مسلمانان ہند سے امید کرینگے کہ وہ بھی قطع نظر کسی اختلاف کے ان فتوحات سے مسرور ہو جائیں کہ ان سے عرب کے شاندار مستقبل کی خوشگوار ابتدا ثابت ہوگی سلطان ہی عرب کے وہ واحد فرمانروا ہیں جن سے عرب کی ترقی کی تمام تر امیدیں وابستہ ہیں اور جنکے دست حق پرست پر وحدت العرب کے خواب کی اصل تعبیر نظر آئیگی ہمیں امید ہے کہ یمن بھی سلطان کی مکمل قیادت تسلیم کرتے ہوئے خود بھی خوش ہوگا اور عالم اسلام کو خوش ہونیکا موقع دیگا۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ سلطان ابن سعود کے ذریعہ عرب و اسلام کو نمایاں ترقی عطا کرے۔ آمین۔

[illegible] معلومات کیلئے اصل [illegible] اختصار و تلخیص سے کام لیا گیا ہے۔